واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ (سورۃ البقرۃ)

مسائل زکوٰۃ وعُشر وصدقۃ الفطر

مرتب

مولانا محمد عمر فاروق ڈیروی

مدرس دارالعلوم الاسلامیہ، ماہڑہ

فاضل: دارالعلوم عید گاہ کبیروالا

زیر نگرانی

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مجیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

مدیر دارالعلوم الاسلامیہ، ماہڑہ

ناشر

المکتبۃ العلمیۃ الاشرفیۃ

مدرسہ دارالعلوم الاسلامیۃ، ماہڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ (سورۃ بقرۃ)

مسائل زکوٰۃ وعشر وصدقۃ الفطر

مرتب

مولانا محمد عمر فاروق ڈیروی
مدرس دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ

زیر نگرانی

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مجیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم
مدیر دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ

ناشر

المکتبۃ العلمیۃ الاشرفیۃ: مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ
رابطہ نمبر 0342:6624427،0344:9861316

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ (سورۃ بقرۃ)

مسائل زکوٰۃ و عشر و صدقہ الفطر

یہ رسالہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے جذبے سے تحریر کیا گیا ہے، جس میں زکوٰۃ، عشر، اور صدقہ الفطر کی اہمیت بیان کی گئی ہے، اور زکوٰۃ، عشر وغیرہ کے ضروری مسائل: کہ کب فرض ہیں؟ کن پر فرض ہیں؟ کن چیزوں میں فرض ہیں؟ کون مستحق ہیں؟ کن کو دینا جائز نہیں؟ یہ سب اور اس بارے میں عام حالات میں ضرورت پڑنے والے مسائل کو تفصیل سے عام فہم سادہ انداز کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جس سے عوام بھی اور علماء بھی پورا پورا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں، خود بھی اس رسالہ کو پڑھیں، اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی توجہ دلائیں۔

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت اول	:	فروری 2019ء
نام کتاب	:	مسائل زکوٰۃ وعشر وصدقۃ الفطر
نام مرتب	:	مولانا محمد عمر فاروق ڈیروی
ناشر	:	المکتبۃ العلمیۃ الاشرفیۃ مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ ماھڑہ
کمپوزنگ	:	محمد عمر فاروق ڈیروی
ترتیب	:	آفتاب احمد جوئیہ گرافکس ڈیزائنر، النور گرافکس، مسعود مارکیٹ، ڈیرہ اسماعیل خان 0966-712081

ضروری گزارش: اس رسالہ کی حتی الوسع تصحیح کی مکمل کوشش کی گئی ہے اگر اس کے باوجود کہیں کسی قسم کی بھی غلطی نظر آئے تو نشاندہی ضرور فرمائیں تاکہ آئندہ تصحیح کی جاسکے۔

فجزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدارین

فہرست موضوعات

پیش لفظ...7
عرض مرتب...9
فضائلِ زکوٰۃ..11
زکوٰۃ نہ دینے پر وعید......................................15
مسائل زکوٰۃ...16
جن چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے.............................16
لڑکیوں کا زیور اور رقم......................................19
قرض کی رقم..20
جن صورتوں میں زکوٰۃ فرض نہیں..........................21
جن چیزوں میں زکوٰۃ فرض نہیں............................22
جانوروں کی زکوٰۃ...24
سائمہ اونٹوں میں زکوٰۃ....................................24
سائمہ گائے بھینس کی زکوٰۃ................................24
سائمہ بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ...............................24
سال پورا ہونے میں چاند کی تاریخ کا حساب ہو گا..........25
جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے...................................25
اپنے رشتہ دار جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے....................26
دوسرے لوگ جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے......................26
جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں..................................28
زکوٰۃ نکالتے وقت کے مسائل...............................29
اگر زکوٰۃ ادا کیے بغیر مر گیا................................33
مسائلِ عشر..34
عشر کا حکم..35
عشر کا نصاب...35

عشر واجب ہونے کی شرطیں 36
وہ پیداوار جس میں عشر واجب ہے 36
وہ پیداوار جس میں عشر واجب نہیں 37
جن لوگوں پر عشر واجب ہے 38
جن لوگوں کو عشر دینا جائز ہے 38
عشر کی ادائیگی کے وقت کے مسائل 38
عشر فرض ہو اور آدمی مر جائے 39
زمین پر ہونے والے اخراجات کے مسائل 39
مسائل صدقۃ الفطر 42
روزہ کی زکوٰۃ 42
شرائط صدقہ فطر 43
جن پر صدقہ فطر واجب ہے 43
جن کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے 44
جن کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں 45
جن پر صدقہ فطر واجب نہیں 46
جن کو صدقہ فطر دینا جائز نہیں 47
صدقہ فطر کے مستحق لوگ 47
صدقہ فطر کی ادائیگی کا وقت 47
صدقہ فطر کی ادائیگی کی صورت 48
اگر صدقہ فطر ادا کیے بغیر مر گیا 50
مالدار حضرات کیلئے مشورہ 50
تعارف دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ 52
اپیل: 54

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلامُ علی سیدِالمرسلین وعلی آلِہٖ واصحابِہٖ اجمعین وعلیٰ مَنْ تبعھم باِحسان الی یومِ الدین امابعد:

اللہ تعالی نے مسلمانوں پر جو عبادات فرض فرمائی ہیں، اُن میں سے بعض عبادات کا تعلق صرف بدن سے ہے، جیسے نماز، روزہ، اور بعض عبادات کا تعلق صرف مال سے ہے جیسے زکوٰۃ، عشر، اور دوسرے صدقات واجبہ اور بعض عبادات کا تعلق بدن اور مال دونوں سے ہے جیسے حج، بندہ اِن سب عبادات کو ادا کرنے سے عبد یعنی بندہ بنتا ہے، بندہ ہو کر عبادت نہ کرے وہ بندہ نہیں بنتا، ہمارے بہت سے کلمہ گو مسلمان بھائی بعض عبادات کرتے ہیں تو بعض چھوڑ دیتے ہیں، یا مرضی ہوئی تو کبھی کرلی، مرضی نہ ہوئی تو چھوڑ دی، اللہ تعالی کو معبود ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ اُس کی ہر قسم کی عبادت لازماً ادا کی جائے، ہر عبادت میں بڑی برکات ہیں، اللہ تعالی کی طرف سے وعدے اور خوشخبریاں ہیں، مسلمان اُن وعدوں پر یقین کرکے اپنے کو اُن خوشخبریوں کا مستحق بنائے، یہاں مقصود مالی عبادات اور اُن کے مسائل کا ذکر ہے، کیوں کہ نماز پڑھنے والے مسلمانوں کی تعداد مالی فرضی عبادات ادا کرنے والوں سے زیادہ ہے، اور مال خرچ کرنا چوں کہ نفس پر زیادہ شاق ہے اس لئے مالی عبادات کی ادائیگی میں کافی کوتاہی ہے، اللہ تعالی ہم سب مسلمانوں کو اپنے تمام احکامات پر عمل کی توفیق بخشے آمین:

مالی عبادات میں سے زکوٰۃ، عشر،اور صدقہ فطر وغیرہ ہے،زکوٰۃ اسلام کا اہم ترین رکن ہے، قرآنِ کریم میں اس کی بار بارتاکید کی گئی ہے،اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد میں بھی اس کی اہمیت وافادیت اوراس کے ادانہ کرنے کے وبال کو بہت ہی نمایاں کیا گیاہے،اِن کے بعض ضروری مسائل آسان انداز سے اس رسالہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد عمر فاروق حفظ اللہ نے اس رسالے کو مرتب کیاہے۔ماشاءاللہ لائق وفائق عالم صالح نوجوان ہیں۔ بندہ نے اس رسالے کو پڑھاہے، خوب محنت کی ہے۔ اللہ تعالی اس محنت کو قبول فرمائے ،اور عوام وخواص کو مستفید ہونے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے،آمین۔

مجیب الرحمن عفااللہ عنہ

دارالعلوم الاسلامیہ

عرض مرتب

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ۔ اَمَّا بعد؛

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اُس نے محض اپنے خاص فضل و کرم سے اس ناکارہ کو ''زکوٰۃ و عشر اور صدقہ فطر'' کے چند ضروری مسائل ترتیب دینے کی توفیق سے نوازا، اس نعمت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے، حضورِ پاک ﷺ کی حدیث میں اسلام کے ارکان پانچ بیان ہوئے ہیں، اُن میں سے ایک رکن زکوٰۃ ہے، زکوۃ صاحبِ نصاب لوگوں پر سالانہ ڈھائی فیصد کے حساب سے فرض ہے جس سے باقی مال پاک ہو جاتا ہے، اور عشر کے بارے میں حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کھیتی بارش سے سیراب ہو اُسکا عشر دسواں حصہ ہے (صحیح البخاری 1483)اور جس کو نہر وغیرہ سے سیراب کیا جاتا ہو اُسکا عشر بیسواں حصہ ہے، اور صدقہ فطر کے بارے میں حضورِ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ روزوں کی پاکیزگی ہے (مصابیح السنۃ 1235) جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ، عشر اور صدقہ فطر ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے باقی مال کی حفاظت ہوتی ہے زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں کے گھر آباد رہتے ہیں اُن کے دلوں سے دعائیں نکلتی ہیں اور اللہ کی معصوم مخلوق یعنی فرشتے ایسے لوگوں کے مال میں اضافہ کی دعا کرتے ہیں۔ زکوٰہ وغیرہ ادا نہ کرنے پر مال ہلاک ہو جاتا ہے ، کبھی ڈاکہ پڑ جاتا ہے، کبھی مال کو آگ لگ جاتی ہے، کبھی چوری ہو جاتا ہے کبھی آدمی مال رکھ کر اس کو بھول جاتا ہے، کبھی اچانک بیماری یا کسی اور پریشانی کی نذر ہو جاتا ہے، جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اللہ کے فرشتے اُن کے مال میں بے برکتی کی بد دعا کرتے ہیں، اور آخرت کا عذاب الگ ہے کسی کا مال زہریلا سانپ بن کر اس کو کاٹے گا، کسی کے مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس کے جسم کو داغا جائے گا اِن میں سستی و غفلت کرنا دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے تباہی اور بربادی ہے، اور مسائل کا علم نہ ہونے کی وجہ سے عمل کرنا مشکل

ہوتا ہے، چوں کہ عوام کے پاس وقت اور فرصت نہ ہونے کی وجہ سے بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنا دشوار ہے،اس لئے بندہ نے زکوٰۃ وعشراور صدقہ فطر کے چند ضروری مسائل کو آسان انداز میں ترتیب دینے کی کوشش کی تاکہ عوام وخواص سب اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

آخر میں ! بندہ اُن سب حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے کسی بھی درجہ میں اس رسالہ کی ترتیب میں بندہ کی معاونت کی ہے بالخصوص استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مجیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم (مہتمم مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ ماہڑہ) کا جن کے حکم پر یہ کام ہوا،اور جنہوں نے بندہ کی جابجا مشفقانہ انداز میں راہنمائی فرمائی اور جن کے زیر نگرانی یہ ساراکام ہوا،اور یہ سب کچھ اُنہیں کی برکت اور دعاؤں کا ثمرہ ہے، بندہ میں نہ علم ہے اور نہ ہی عمل صرف تعمیل ارشاد کیلئے یہ سارا کچھ کیا،اور اپنے ہم مکتب ساتھی مولانا مفتی محمد ابوہریرہ صاحب حفظہ اللہ (مدرس دارالعلوم الاسلامیہ ماہڑہ) کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے اپنی تدریسی مصروفیت کے باوجود اس رسالہ کی تحقیق وتخریج کا کام کیا، بارگاہ الٰہی میں عاجزانہ دعا ہے کہ بندہ کی اس حقیر کاوش کو محض اپنے فضل وکرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے،اور سب لوگوں کیلئے اس کو نفع بخش بنائے،اور اس کو بندہ اور والدین اور اساتذہ اور دوست واحباب کیلئے آخرت کاذخیرہ بنائے۔آمین ثم آمین

محمد عمر فاروق ڈیروی عفااللہ عنہ
مدرس دارالعلوم الاسلامیہ ماہڑہ
20جمادی الاولی سنہ 1440ھ

فضائلِ زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا کرنے والوں سے بہت سے وعدے فرمائے ہیں۔ مثلاً

1. اللہ تعالیٰ صدقات والے مال کو بڑھاتا ہے۔(سورۃ البقرۃ ۲۷۶)
2. جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے گا اللہ تعالیٰ اُس کو کئی گنا بڑھا کر آخرت میں دے گا۔(سورۃ البقرۃ ۲۴۵)
3. ان لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال اللہ کے راستے میں، ایسی مثال ہے، جیسے ایک دانہ اگائے سات بالیاں، ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ اضافہ کر دیتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے، اور اللہ وسعت والا، بڑے علم والا ہے۔(سورۃ البقرۃ ۲۶۱)
4. جو تم خرچ کرو کچھ بھی ہو اللہ تعالیٰ اُس کا دنیا میں بھی عوض عطا کرتا ہے۔(سورۃ السبا ۳۹)
5. تم نیکی کے اعلیٰ درجہ کو اُسی وقت پا سکو گے جب اپنی بہت محبوب چیز خرچ کرو گے۔(سورۃ آل عمران ۹۲)
6. دن رات پوشیدہ اور اعلانیہ ہر طرح خرچ کرنے والوں کے لئے اجر ہے اُن کے رب کے پاس، اور نہ اُن کو خوف ہو گا نہ غمگیں ہوں گے۔(سورۃ البقرۃ ۲۷۴)
7. مال والے لوگ قریبی رشتہ داروں پر اور محتاجوں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھر چھوڑنے والوں پر خرچ نہ کرنے کی قسم نہ کھایا کرو (اس خرچ کرنے پر اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمائے گا تو) کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمائے؟۔(سورۃ النور ۲۲)
8. صدقہ کرنے والے مردوں اور عورتوں اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دینے والوں کے لئے کئی گنا بڑھایا جائے گا، اور اُن کے لئے عزت والا اجر ہو گا۔ (سورۃ الحدید ۱۸)

وغیرہ بے شمار آیات ہیں۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ میں بھی اِس بارے میں بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً:

1. جو شخص ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے، اللہ تعالیٰ اُس کو بڑھاتے رہتے ہیں جیسے تم لوگ اپنے بچھڑے (گائے کے بچے) کی پرورش کرتے ہو، حتیٰ کہ وہ صدقہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)
2. کسی آدمی کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔ (ترمذی)
3. صدقہ قیامت کے دن صدقہ کرنے والے بندوں کے لئے سائبان ہوگا۔ (مشکوٰۃ)
4. قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقہ (اور اعمال) کے سایہ میں ہوگا جب تک کہ حساب و کتاب سے فراغت نہ ہوگی، جتنا زیادہ صدقہ دیا ہوگا اتنا زیادہ سایہ ہوگا، صدقہ برائی کے شر دروازے کو بند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے غصے کو دور کرتا ہے، بُری موت سے بچاتا ہے، عمر کو بڑھاتا ہے، تکبر اور فخر کو ہٹاتا ہے، اللہ تعالیٰ روٹی کا ایک لقمہ صدقہ کرنے پر تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، شوہر کو اور اُس کی بیوی کو اور اُس خادم کو جو فقیر تک پہنچائے۔ (فضائل صدقات صفحہ ۲۲،۲۱)
5. صبح صبح اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ دعا دیتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے مسلمان کو (دنیا میں) بدل عطا فرما۔ (فضائل صدقات صفحہ ۷۰)
6. صدقہ آبروریزیوں کو اور بیماریوں کو ہٹاتا ہے، ستر بلاؤں کو دور کرتا ہے جن میں کم از کم جذام اور برص کی بیماری ہے، صدقہ کے سبب اللہ تعالیٰ تکلیفیں دور کرے گا، اور دشمن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا، صدقہ نیکیوں کو بڑھاتا ہے اور عمر کو بھی بڑھاتا ہے۔ (فضائل صدقات صفحہ ۸۱)
7. صدقہ موت کے وقت شیطان کے وسوسوں سے بچاتا ہے، اچانک موت آنے کے حادثے سے بھی بچاتا ہے، قبر کی گرمی کو ختم کرتا ہے، گناہوں کو ایسے بجھا دیتا ہے

جیسے پانی آگ کو بجھاتی ہے۔(فضائل صدقات صفحہ ۸۲)

8. مخفی اور علانیہ صدقہ بہت کثرت سے کرو، اس کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی، تمہارے نقصان کی تلافی کی جائے گی۔(فضائل صدقات صفحہ ۸۶)

9. حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص ایک جنگل میں تھا اس نے ایک بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے، اس آواز کے بعد فوراً وہ بادل ایک طرف چلا اور پتھریلی زمین پر خوب پانی برسا، اور وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر چلنے لگا، یہ شخص جس نے آواز سنی تھی، اس پانی کے پیچھے چل دیا وہ پانی ایک جگہ پہنچا جہاں ایک شخص کھڑا ہوا بیلچہ سے اپنے باغ میں پانی پھیر رہا تھا، اس نے باغ والے سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل میں سے سنا تھا، پھر باغ والے نے اس سے پوچھا کہ تم نے میرا نام کیوں دریافت کیا، اس نے کہا، میں نے اس بادل میں جس کا پانی یہ آرہا ہے یہ آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے، اور تمہارا نام بادل میں سنا تھا، تم اس باغ میں کیا کام ایسا کرتے ہو (جس کی وجہ سے بادل کو یہ حکم ہوا کہ اس کے باغ کو پانی دو) باغ والے نے کہا کہ جب تم نے یہ سب کہا تو مجھے بھی کہنا پڑا، میں اس کے اندر جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس کو دیکھتا ہوں (اور اس کے تین حصے کرتا ہوں) ایک حصہ یعنی تہائی تو فوراً اللہ کے راستہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں اور ایک تہائی اسی باغ کی ضروریات میں لگا دیتا ہوں۔ (فضائل صدقات صفحہ ۸۸،۸۷)

10. جو مسلمان ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ تعالیٰ اُس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا، جو بھوکے مسلمان کو کھلائے اللہ تعالیٰ اُس کو جنت کے پھل کھلائے گا، اور جو

پیاسے مسلمان کو پانی پلادے اللہ تعالی اُس کو خالص مہر لگائی ہوئی شراب میں سے پلائے گا۔(فضائل صدقات صفحہ ۱۰۰)وغیرہ، کہاں تک فضائل لکھے جائیں، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فضائل صدقات سے مزید پڑھ لئے جائیں، یہ تو نفلی صدقات پر خوشخبریاں ہیں،اور فرض کا درجہ نفل سے بہت ہی بڑھاہوا ہے،اسلئے فرض صدقہ یعنی زکوٰۃ، وعشر وغیرہ پر جو اجر اور انعام ملے گا، وہ اِس سے بہت زیادہ ہوگا، تو ایمان کا اور اللہ تعالی کے بندے و محکوم ہونے کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ کا ہر حکم پورا کریں چاہے بدن سے متعلق ہو یا مال سے متعلق ہو، ورنہ ہمارا اپنا دنیا و آخرت کا نقصان ہوگا۔

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۳۴،۳۵)

یعنی جو لوگ سونا چاندی کو جمع کرتے رہتے ہیں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے (عذاب کیا ہوگا؟) سونا چاندی کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور پھر انکی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا، ان تین چیزوں کو اس لیے داغا جائے گا کہ جب سائل آتا تھا تو اس کو دیکھ کر اس کی پیشانی پر بَل آجاتا تھا پھر اس سے نظر بچانے کیلے دائیں بائیں مڑ جاتا تھا اور آخر میں اس سائل کی طرف پشت کر لیتا تھا۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۳۶۳)

عن ابی هریرہ رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من اتاه الله مالاً فلم یؤد زکاته مثل له ماله یوم القیامة شجاعاً اقرع له زبیبتان یطوقه یوم القیامة ثم یأخذ بلهزمیه یعنی بشدقیه ثم یقول انا مالك انا کنزك: (بخاری ج ۱ ص ۱۸۸)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا، اور اُس نے اُس کی زکوٰۃ نہ دی، قیامت کے دن اُس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا، جس کے دو منہ ہوں گے، وہ اُس کی گردن میں طوق بن کر لپٹ جائے گا، پھر اُس کے جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، خزانہ اس مال کو کہتے ہیں جس کو جمع کر کے رکھ لیا جائے، اور اللہ تعالیٰ کا حق فرض ہونے کے باوجود اُس میں سے ادا نہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسائل زکوٰۃ

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرطیں

1.	آدمی مسلمان ہو۔	2.	عاقل ہو
3.	بالغ ہو۔	4.	مال کا مکمل طور پر مالک ہو۔
5.	مال ضرورت اصلیہ سے زائد ہو۔	6.	مال قرضہ سے خالی ہو۔
7.	مال پر سال گذر گیا ہو۔		

اگر اِن میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو زکوٰۃ فرض نہ ہو گی، اس لئے کافر پر، نابالغ بچے پر اور پاگل (دیوانے) پر زکوٰۃ فرض نہیں، اگر صرف حاجات اصلیہ میں استعمال ہونے والا مال ہو، یا نصاب پورا ہو لیکن قرض نکالنے سے نصاب پورا باقی نہ رہے، تو اُس میں زکوٰۃ فرض نہیں اور سال پورا ہونے سے پہلے بھی زکوٰۃ فرض نہیں۔ (فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۷۲، ۱۷۱ مکتبہ رشیدیہ)

جن چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے

1.	سونا	2.	چاندی اور اُن سے بنا ہوا زیور
3.	نقدی (روپیہ پیسہ)	4.	مال تجارت (ہر وہ چیز جس کو کاروبار کی نیت سے خریدا ہو)
5.	گھر سے باہر چرنے والے مویشی (جانور)۔ (فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۶)		

مسئلہ: (1)۔ زکوٰۃ کل مال کا چالیسواں حصہ (یعنی ڈھائی فیصدی) دینا ضروری ہوتا ہے۔ (البحر الرائق ج ۲ ص ۳۹۳ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ: (2)۔ جب صرف سونا ہو تو ساڑھے سات تولہ وزن اُس کا نصاب ہے یعنی ستاسی (87) گرام چار سو اناسی (479) ملی گرام (چاہے زیورات ہوں) سال پورا ہونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۰۵ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(3)۔جب صرف چاندی ہو،تو کم از کم ساڑھے باون تولہ اس کا نصاب ہے یعنی چھ سو بارہ گرام(612)پینتیس(35)ملی گرام(چاہے زیورات ہوں)سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ فرض ہے۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۰۵ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(4)۔اگر پیسے اتنے ہوں جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہوں یا اس سے زائد ہوں تو پورا سال ملکیت میں رہنے سے اُن پر زکوٰۃ فرض ہو گی۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج ۲ ص ۱۷۶ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(5)۔جب کل مالِ تجارت کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو یا اس سے زائد ہو اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ فرض ہو گی۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج ۲ ص ۱۷۹ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(6)۔اگر کسی کے پاس تھوڑا سا سونا، کچھ چاندی اور نقدی ہے، یا کچھ سونا اور کچھ رقم ہے، یا کچھ چاندی اور کچھ رقم ہے جس طرح سے بھی ہو اور دونوں کو ملا کر چاندی کے نصاب ساڑھے باون تولہ کی قیمت تک اُن کی قیمت پہنچتی ہو تو بھی زکوٰۃ فرض ہے۔(الدر المختار ج ۳ ص ۲۳۴ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(7)۔بنک میں جو رقم رکھی جاتی ہے اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا رقم رکھنے والا صاحبِ نصاب ہے تو سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ فرض ہو گی۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۷۳ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(8)۔اگر کسی آدمی نے کچھ سالوں سے حج کیلئے پیسے گھر میں یا بنک میں رکھے ہوے ہیں تو ان پر زکوٰۃ فرض ہے جب تک وہ خرچ نہ ہو جائیں۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۷۳ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(9)۔اگر پلاٹ یا زمین بیچنے کی نیت سے خریدا ہے تو اس پر ہر سال زکوٰۃ فرض ہو گی اور قیمت فروخت کا اعتبار ہو گا، مثلاً ایک لاکھ کی زمین خریدی سال بعد اس کی قیمت دو لاکھ

ہو گئی ہے تو زکوٰۃ دو لاکھ پر ہو گی۔اسی طرح اگر اگلے سال قیمت چار لاکھ ہو گئی ہے تو زکوٰۃ بھی چار لاکھ پر ہو گی۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۷۹ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(10)۔اگر پلاٹ یا زمین اس نیت سے لی ہے کہ رقم محفوظ ہو جائے تو اس صورت میں بھی زکوٰۃ واجب ہو گی۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۷۵ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(11)۔اگر مکان خریدنے کیلئے رقم جمع کر رکھی ہو اور نصاب کے برابر ہو (اور اس پر سال پورا ہو جائے) یا آدمی صاحبِ نصاب ہو تو اس (جمع شدہ رقم) میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج ۲ ص ۱۶۴ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(12)۔انسان کسی بھی ضرورت کیلئے رقم جمع کر کے رکھے، مثلاً شادی کیلئے، یا مکان بنانے، یا کوئی دوسری چیز خریدنے یا کام کرنے کیلئے اور وہ رقم نصاب کے برابر ہو (اور اس پر سال پورا ہو جائے) یا آدمی صاحبِ نصاب ہو تو اس (جمع شدہ رقم) میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۱۷۹ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(13)۔بی سی (کمیٹی) کی جو رقم رکھی جاتی ہے، اگر کمیٹی میں شریک آدمی صاحب نصاب ہو، تو بی سی (کمیٹی) کی رقم میں زکوٰۃ کے لئے تین صورتیں ہیں،

(۱) کمیٹی بالکل شروع میں نکلی، تو بی سی (کمیٹی) کی اگلی کل قسطوں کی رقم کا مقروض ہے، لہٰذا زکوٰۃ ادا کرتے وقت اُن قسطوں کی رقم اپنی مالیت میں سے مِنہا کر لے اور باقی کی زکوٰۃ ادا کرے، کیونکہ جو رقم اس نے کمیٹی میں دینی ہے اس کا یہ مقروض ہے۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج ۲ ص ۲۱۶ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

(۲) اگر کمیٹی بالکل آخر میں نکلی، تو بی سی (کمیٹی) کی اُس ساری رقم کو نصاب میں شمار کر کے زکوٰۃ ادا کرے، کیونکہ جو رقم اس نے کمیٹی میں دی تھی وہ اس کا قرض تھا جو وصول ہو گیا۔(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۲۳۶ مکتبہ امدادیہ)

(۳) اگربی سی درمیان میں نکلی، توجو رقم ادا کرچکا ہے، اُس کو اپنے نصاب کی مالیت میں شمار کرے، اور جتنی قسطوں کی رقم ادا کرنی باقی ہے، اُس کو اپنی مالیت میں سے مِنہا کرکے زکوٰۃ ادا کرے۔ (فتاویٰ شامی ج۳ص۲۳۶ مکتبہ امدادیہ)

بی سی (کمیٹی) کا ممبر اگر صاحبِ نصاب ہے تو اپنے حصہ کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ (فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۷۲ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(14)۔اگرکسی کے پاس دو مکان ہوں ایک میں خود رہتا ہو اور دوسرا کرائے پر دیا ہوا ہو تو اُس مکان کی زکوٰۃ فرض نہیں، البتہ اگر اس کا کرایہ نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (فتاویٰ شامی ج۳ص۲۳۶ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(15)۔اگرآدمی کی ملکیت میں مارکیٹ ہے، تواُن دکانوں کی مالیت (قیمت) پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، البتہ اُن سے حاصل ہونے والا کرایہ نصاب تک پہنچتا ہو تو اُس کرایہ کی آمدنی میں زکوٰۃ فرض ہے۔ (بدائع الصنائع ج۲ص۸۴ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(16)۔پراویڈنٹ فنڈ (ملازمت کے دوران تنخواہ میں سے کاٹی ہوئی رقم جو ملازمت ختم کرنے کے بعد ملتی ہے) کی رقم جب وصول ہو جائے اور اُس پر سال پورا ہو جائے تو اُس پر زکوٰۃ واجب ہے، گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (عمدۃ الفقہ ج۳ص۱۵۵)

لڑکیوں کا زیور اور رقم

مسئلہ:(17)۔اگرکسی نے بیٹی یا بہن وغیرہ کی شادی کیلئے اتنے پیسے رکھ دیے جو نصاب کے برابر تھے تو ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۷۳ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(18)۔اگر والدین نے لڑکی کیلئے سونا، چاندی (یعنی زیورات) خرید کر رکھے ہیں لیکن لڑکی کو ان کا مالک نہیں بنایا اور وہ نصاب کے برابر ہیں، تو ان کی زکوٰۃ والدین پر فرض ہے۔ (الفتاویٰ التاتارخانیہ ج۲ص۱۶۴ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(19)۔اگر لڑکی کو سونا، چاندی کا مالک بنادیا اور وہ بالغ بھی ہے تو اس پر سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہو گی۔(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۲۹۴ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(20)۔اگر لڑکی کو سونا، چاندی کا مالک بنادیا اور وہ نابالغ ہے تو زکوٰۃ فرض نہیں، بالغ ہونے کے بعد جب سال گزرے گا تو زکوٰۃ فرض ہو گی۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۷۳ مکتبہ رشیدیہ)

قرض کی رقم

مسئلہ:(21)۔جو رقم کسی کو قرض حسنہ کے طور پر دی ہے اگر وہ اتنی ہے جو نصاب کے برابر ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو گی۔(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۲۳۶ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(22)۔اگر وہ رقم جو بطور قرض دی ہے وہ تو نصاب کے برابر نہیں لیکن کچھ رقم اس کے پاس موجود ہے اور دونوں کا مجموعہ نصاب کے برابر ہے تو پھر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ (الفتاویٰ القاضی خان ج ۱ ص ۱۲۲ مکتبہ حافظ کتب خانہ)

مسئلہ:(23)۔اگر کسی کو قرض دیا اور قرض کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ تھی اور تین سال بعد قرض وصول ہوا، اور اب تک اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو تین سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہو گی۔ (الفتاویٰ التاتارخانیہ ج ۲ ص ۲۱۸ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(24)۔اگر قرض قسطوں کی صورت میں وصول ہو تو جتنا وصول ہوتا جائے اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور اگر ایک دفعہ سارے کی زکوٰۃ دیدے خواہ پہلے یا بعد میں یہ بھی ٹھیک ہے۔(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۲۳۶ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(25)۔اگر کوئی شخص مالدار ہو اور اس پر قرض بھی ہو تو قرض کو نکالنے کے بعد دیکھا جائے گا اگر بقیہ رقم نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو زکوٰۃ فرض ہو گی ورنہ نہیں۔(البحر الرائق ج ۲ ص ۳۵۸ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(26)۔زیورا گر بیوی کی ملکیت ہے توزکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے شوہر کے ذمہ اسکاادا کرنالازم نہیں۔ لیکن اگر مرد عورت کی اجازت سے زکوٰۃ ادا کر دے تواداہو جائے گی اور بیوی پر احسان ہو گا۔(البحر الرائق ج ۲ ص ۳۶۹ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(27)۔اگر عورت پر زکوٰۃ فرض ہے، اور پیسے نہیں ہیں تو زیور بیچ کر زکوٰۃ ادا کرے اور اگر ممکن ہو تو زیور ہی کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیدے۔(الدر المختار ۳ ص ۲۱۰ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(28)۔اگر کسی عورت کو شادی کے موقع پر سونا اور چاندی دیا گیا اور وہ نصاب کے برابر تھا لیکن اس نے کبھی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اب اس کی شادی کو جتنے سال گزر گئے ہیں ہر سال کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرتی رہے حتیٰ کہ زیور کی قیمت نصاب سے کم رہ جائے۔(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۲۹۶ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(29)۔جس روپیہ اور زیور پر ایک سال زکوٰۃ دی جائے گی،توجب دوسرا سال پورا ہو گا تو پھر زکوٰۃ دوبارہ دینا لازم ہو گا چاہے اسے استعمال کیا ہو یا نہ کیا ہو البتہ اگر پہلی بار زکوٰۃ کی ادائیگی کی وجہ سے وہ نصاب سے کم ہو جائے تو پھر واجب نہیں۔(البحر الرائق ج ۲ ص ۳۵۶ مکتبہ رشیدیہ)

جن صورتوں میں زکوٰۃ فرض نہیں

مسئلہ:(30)۔اگر کسی کے پاس 4 یا 5 تولے سونا ہو یا چاندی، پیسے اور مال تجارت میں سے کچھ بھی نہ ہو، یا صرف مال تجارت نصاب سے کم مالیت کا ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۰۵ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(31)۔اگر کئی بھائی اکٹھے ہیں،اوراُن کی بیویوں کے پاس تھوڑا تھوڑا سونا ہے، اگر سارے کو جمع کیا جائے تو نصاب یا نصاب سے زیادہ ہو جائے لیکن اگر ہر ایک کا الگ الگ

کیا جائے تو نصاب سے کم ہو تو اس صورت میں ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ (فتاویٰ شامی ج۳ص۲۱۸ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(32)۔اگر کسی شخص کا سارا مال سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے چوری ہو جائے یا کسی طرح ضائع ہو جائے تو زکوٰۃ معاف ہو جائے گی۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ص۲۲۱ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

جن چیزوں میں زکوٰۃ فرض نہیں

مسئلہ:(33)۔والدین لڑکی کیلئے جو جہیز کا سامان (سونا، چاندی کے علاوہ) خرید کر رکھتے ہیں اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔(فتاویٰ شامی ج۳ص۲۹۶ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(34)۔رہنے کا گھر، پہننے کا کپڑا، گھریلوں سامان، فریج، واشنگ مشین، سلائی کی مشین، صوفے، قالین، خوردنی اشیاء، سونا چاندی کے علاوہ دوسری چیزوں سے بنے ہوئے آرائشی برتن، استعمال کی گاڑی، موٹر سائیکل، کار، استعمالی ہتھیار، مطالعہ کی کتاب، اور پیشہ وروں کے آلات ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں، اِن کو زکوٰۃ کے نصاب میں شمار نہیں کیا جائے گا اور ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۷۲ مکتبہ رشیدیہ)

فائدہ: ٹی وی، ڈش وغیرہ جیسی لہو ولعب کی چیزیں زکوٰۃ کے نصاب میں شمار ہوں گی، اور اُن میں زکوٰۃ فرض ہو گی کیونکہ یہ حوائج میں شامل نہیں۔

مسئلہ:(35)۔لاری، بس، جہاز، ٹیکسی، گھوڑا گاڑی وغیرہ جو سواریاں کرایہ پر چلتی ہیں، اُن کی زکوٰۃ فرض نہیں ہے، البتہ اُن کی آمدنی پر جب نصاب کے برابر ہو تو سال پورا ہونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔(بدائع الصنائع ج۲ص۸۴ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(36)۔آلات کاشتکاری بیل، ٹریکٹر وغیرہ اور ٹریکٹر کے تمام اوزار مثلاً ہل، بلیڈ، لیزر مشین وغیرہ ان پر زکوٰۃ نہیں البتہ ان کی آمدنی اگر نصاب کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہو گی۔(بدائع الصنائع ج۲ص۸۴، مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(37)۔ زیورات کے علاوہ استعمال کی اشیاء مثلاً موٹر سائیکل ،فریج، صوفے، وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۷۲ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(38)۔ سود کی رقم پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے اگر کسی نے سود کی رقم لے لی ہے تو اس کو واپس کرے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر سارا سود کا مال صدقہ کر دے۔(فتاویٰ شامی ج۳ص ۲۱۹ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(39)۔ اگر پلاٹ یا زمین بیچنے کی نیت سے نہیں لی بلکہ اپنی ذاتی ضرورت کیلئے یا ذاتی مکان وغیرہ بنانے کی نیت سے لی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ ص ۱۸۰ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(40)۔ اگر پلاٹ خریدتے وقت بیچنے کی نیت نہیں تھی بعد میں بیچنے کا ارادہ ہو گیا تو جب تک اس کو بیچے گا نہیں اس پر زکوٰہ واجب نہیں۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ ص ۱۸۰ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(41)۔ اگر آدمی کے پاس حرام آمدنی مثلاً رشوت سود کی قسم ہو تو حرام آمدنی پر زکوٰۃ واجب نہیں، بلکہ جن سے رقم لی ہو اُن کو واپس کرنا واجب ہے،اور اگر واپسی نہ ہو سکے تو کل حرام آمدنی غریبوں پر تقسیم کر دی جائے اور ثواب کی نیت نہ کی جائے بلکہ اپنی جان فارغ کرنے کی نیت ہو۔(فتاویٰ شامی ج۳ص ۲۱۹ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(42)۔ اور اگر حرام وحلال ملا جُلا ہو تو جتنا حرام ہے اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جتنی مقدار حلال ہے اگر نصاب کی مقدار تک پہنچے تو اُس میں زکوٰۃ فرض ہے، نصاب تک نہ پہنچے تو فرض نہیں ہے۔(فتاویٰ شامی ج۳ص ۲۱۸ مکتبہ امدادیہ)

جانوروں کی زکوٰۃ

نوٹ: زکوٰۃ سائمہ جانوروں میں ہے اور سائمہ ان جانوروں کو کہا جاتا ہے جو سال کا اکثر حصہ باہر جنگل میں چرتے ہوں۔

سائمہ اونٹوں میں زکوٰۃ

ایک سے چار تک اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے، پانچ ہو جائیں تب زکوٰۃ ہے، پانچ اونٹوں میں ایک بکری زکوٰۃ میں واجب ہو گی، دس سے چودہ تک دو بکریاں، پندرہ سے انیس تک تین بکریاں، بیس سے چوبیس (24) تک چار بکریاں درمیانی قسم کی واجب ہیں، اور پچیس سے پینتیس تک ایک سال والی اونٹنی، اور چھتیس سے پینتالیس تک دو سال والی اونٹنی، اور چھیالیس سے ساٹھ تک تین سال کی عمر کی اونٹنی واجب ہے۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۱۹ مکتبہ رشیدیہ)

سائمہ گائے بھینس کی زکوٰۃ

ایک سے انیتس تک گائے بھینس میں زکوٰۃ نہیں ہے، تیس سے انتالیس تک میں ایک سال کی عمر کا بچھڑا یا بچھڑی اور بھینسا یا بھینس، اور چالیس سے انسٹھ تک دو سال والا (بچھڑا یا بچھڑی اور بھینسا یا بھینس) واجب ہے۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۲۲ مکتبہ رشیدیہ)

سائمہ بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ

ایک سے انتالیس تک بھیڑ بکریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے، چالیس سے ایک سو بیس تک بھیڑ بکریوں میں صرف ایک بکری، بھیڑ لازم ہے، ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بھیڑ بکریاں واجب ہیں، دو سو ایک سے تین سو ننانوے تک تین بھیڑ بکریاں واجب ہیں۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۲۳ مکتبہ رشیدیہ)

سال پورا ہونے میں چاند کی تاریخ کا حساب ہوگا

مسئلہ: (43)۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں قمری سال (چاند کے حساب سے سال) کا اعتبار ہے، نہ کہ شمسی سال کا، لھٰذا زکوٰۃ قمری سال کے اعتبار سے ادا کرنی چاہئے، جیسے عام طور پر شعبان یا رمضان میں ادا کرتے ہیں، اگر سال شعبان یا رمضان میں پورا ہو تو اِن مہینوں میں ادائیگی مناسب ہے۔ (البحر الرائق ج ۲ ص ۳۵۶ مکتبہ رشیدیہ)

فائدہ: عموماً تاریخ دو طرح کی ہوتی ہے، (۱)۔ قمری (ہجری)، (۲)۔ شمسی (عیسوی)، قمری اعتبار سے سال تین سو چون (۳۵۴) دن کا ہوتا ہے جبکہ شمسی سال کبھی تین سو پینسٹھ (۳۶۵) اور کبھی تین سو چھیاسٹھ (۳۶۶) دن کا ہوتا ہے۔

مسئلہ: (44)۔ زکوٰۃ میں تاریخ کا اعتبار ہے یعنی جس تاریخ کو سال پورا ہو جائے اسی تاریخ میں زکوٰۃ واجب ہے مہینہ کو نہیں دیکھا جائے گا کہ کون سا مہینہ ہے۔ (الفتاویٰ التاتار خانیہ ج ۲ ص ۱۷۹ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

قرآن مجید میں ذکر ہے کہ زکوٰۃ کے مستحق فقیر، محتاج، مقروض، اور اللہ تعالی کے راستے کے مسافر، اور عام مسافر ہیں۔ (سورۃ البقرہ ۵۹)

فقیر و محتاج وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو، یا تھوڑے وقت کا ہو، ایسے ہی وہ غریب جس کے پاس نصاب سے کم کم مال ہو، مقروض سے مراد وہ ہے جو ضروری اخراجات کے خرچ میں قرض تلے دب گیا ہو اور قرض کی ادائیگی کے لئے اُس کے پاس رقم بالکل نہ ہو، یا بقدر ضرورت نہ ہو، اللہ کے راستے کے مسافر سے مراد مجاہدین اور علم دین سیکھنے والے طلباء ہیں، اور عام مسافر سے مراد وہ ہے جس کے پاس ضرورت کا خرچ نہ رہے مثلاً چوری

ہو گیا، جیب کٹ گئی، یا گم ہو گیا، چاہے اپنے وطن میں مالدار ہو۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۸۷، ۱۸۸ مکتبہ رشیدیہ)

اپنے رشتہ دارجن کوزکوٰۃ دینا جائزہے

مسئلہ:(45)۔قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے میں دوگنا ثواب ملتا ہے ایک زکوٰۃ کا دوسرا اصلہ رحمی اور قرابت کا۔(ترمذی ج ا ص ۱۴۲ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(46)۔اگر حقیقی بھائی یا بہن (ماں باپ شریک)علاتی بھائی یا بہن (باپ شریک)اَخیافی بھائی یا بہن (ماں شریک)اور رضاعی بھائی یا بہن غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں اور کھانا پینا الگ ہے، توان کو زکوٰۃ دینا نہ صرف جائز ہے بلکہ دوہرا ثواب بھی ہے، اسی طرح ان کی اولاد کو بھی دینا جائز ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۰ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(47)۔اپنے چچا اور پھوپھی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جب وہ غریب ہوں اور ان کی اولاد کو بھی، اور اپنے ماموں اور خالہ کو جب وہ غریب ہوں اور ان کی اولاد کو بھی، اور اپنے سسر اور ساس کو جب غریب ہوں اور ان کی اولاد کو بھی، اور اپنے سوتیلے ماں باپ کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جب غریب ہوں۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۰ مکتبہ رشیدیہ)

دوسرے لوگ جن کوزکوٰۃ دینا جائزہے

مسئلہ:(48)۔مالدار آدمی کے والدین کو اور اُس کی بالغ اولاد کو اور اُس کی بیوی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جب وہ غریب ہوں۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۸۹ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(49)۔مالدار بیوی کے شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جب وہ غریب ہو۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۸۹ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(50)۔اپنے داماد اور بہو کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جب وہ غریب ہوں۔(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۲۹۳ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(51)۔شوہر اپنی بیوی کی اس اولاد کو جو پہلے شوہر سے ہو زکوٰۃ دے سکتا ہے جب وہ مستحق ہوں،ایسے ہی بیوی شوہر کی اس اولاد کو جو پہلی بیوی سے ہو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔ (الدر المختار ج۳ص ۲۹۴ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(52)۔جو بیوہ مالکِ نصاب ہے اس کی نابالغ (فقیر) اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (الدر المختار ج۳ص ۲۹۸ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(53)۔کسی شخص کی آمدنی کم ہے مثلاً پانچ سو 500 ہے اور خرچ زیادہ مثلاً پندرہ سو 1500 ہے اسکو زکوٰۃ دینا جائز ہے (جبکہ فضول خرچ یا عیاش نہ ہو)۔(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۲۸۴ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(54)۔اگر کسی آدمی کی آمدنی کافی ہے لیکن اس پر کسی کا قرض ہے اور اس قرض کو ادا نہیں کر سکتا تو اسکو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔(فتاویٰ شامی ج۳ص ۲۸۴ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(55)۔زکوٰۃ ہر اس آدمی کو دی جاسکتی ہے جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو اگرچہ وہ تندرست اور کمائی کرنے کے قابل ہو۔(فتاویٰ ھندیہ ج اص ۱۸۹ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(56)۔دینی مدارس میں زکوٰۃ دینا صرف جائز ہی نہیں بلکہ دوہرا ثواب ہے کیونکہ اس میں غرباء اور مساکین کی مدد کے ساتھ علومِ دینیہ کی سرپرستی بھی ہے،اللہ تعالی کے راستہ میں خرچ کرنا ہے۔(فتاویٰ شامی ج۳ص ۲۸۹ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(57)۔مقروض کو زکوٰۃ دینا فقیر کو زکوٰۃ دینے سے افضل ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج اص ۱۸۸ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(58)۔اگر کسی آدمی نے زکوٰۃ کی رقم منی آرڈر یا ایزی پیسہ وغیرہ کے ذریعے بھیجی لیکن مستحق تک نہ پہنچی تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی(فتاویٰ شامی ج۳ص ۲۹۱ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(59)۔اگر کسی آدمی نے زکوٰۃ کی رقم منی آرڈر یا ایزی پیسہ وغیرہ کے ذریعے بھیجی تو بھیجنے کے اخراجات (ٹیکس) زکوٰۃ ادا کرنے والے کے ذمہ ہوں گے (مقدار واجبہ کا فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے)۔(الدر المختار ج۳ص۱۸۹ مکتبہ امدادیہ)

جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

مسئلہ:(60)۔مالدار آدمی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔(الدر المختار ج۳ص۲۹۵ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(61)۔مجنون (پاگل) اور ناسمجھ بچہ کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، البتہ ان کا ولی ان کی طرف سے قبضہ کرلے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔(فتاویٰ شامی ج۳ص۳۰۷ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(62)۔اگر کسی آدمی پر زکوٰۃ فرض ہے اور اس نے فقراء کو جمع کرکے کھانا کھلا دیا تو اس سے اس کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی کیونکہ ان کو کھانے کا مالک بنانا ضروری ہے، صرف کھانا کھلا دینا مالک بنانا نہیں ہے۔(بدائع الصنائع ج۲ص۱۴۳،۱۴۲ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(63)۔بہت سے وہ فقیر جو مانگتے پھرتے ہیں خود صاحب نصاب ہوتے ہیں اگر غالب گمان ہو کہ وہ محتاج ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ورنہ بغیر تحقیق کے دینا جائز نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۸۹ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(64)۔اپنے باپ، دادا، دادی، پڑدادا، پڑدادی وغیرہ اپنی ماں، نانا، نانی، پڑنانا، پڑنانی اور اپنے حقیقی بیٹے پوتے پوتیاں پڑپوتے پڑپوتیوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔(فتاویٰ شامی ج۳ص۲۹۳ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(65)۔شوہر کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔(الدر المختار ج۳ص۲۹۴ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(66)۔مالدار آدمی کی غریب نابالغ اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔(الدر المختار ج۳ص۲۹۸ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(67)۔زکوٰۃ کے پیسے مسجد بنانے اور اس کا سامان خریدنے یا مسجد کے بل کی ادائیگی وغیرہ میں دینا جائز نہیں ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۸۸ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(68)۔مسجد کے امام کو زکوٰۃ کے پیسے تنخواہ میں دینا جائز نہیں۔(فتاویٰ شامی ج۹ص۴۷۵ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(69)۔میت کے لیے کفن یا قبرستان میں قبر کی جگہ خریدنے کے لیے زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۸۸ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(70)۔مقروض میت کا قرضہ زکوٰۃ کی رقم سے ادا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں تملیک نہیں پائی جاتی۔(بدائع الصنائع ج۲ص۱۴۳ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(71)۔قبرستان کی زمین زکوٰۃ کی رقم سے خریدنا جائز نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۸۸ مکتبہ رشیدیہ)

زکوٰۃ نکالتے وقت کے مسائل

زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ:

سب سے پہلے چاند کے حساب سے سال پورا ہونا متعین کرلیں پھر زکوٰۃ کی مالیت کی جو چیزیں موجود ہوں مارکیٹ ریٹ کے مطابق ان کی مالیت متعین کرلیں پھر جو اس میں سے قرض دینا ہو وہ منہا کرلیں پھر جو رقم بچے اس کو چالیس کے ہندسہ پر تقسیم کرلیں تو زکوٰۃ کی واجب مقدار معلوم ہو جائے گی۔ مثلاً سونا کی مالیت پچاس ہزار(50,000)روپے، اور چاندی کی مالیت دس ہزار(10,000)روپے، اور نقدی رقم پانچ ہزار(50,000)روپے اور مال تجارت ایک لاکھ(1,00,000/-)روپے، اور جو قرض وصول کرنا ہے وہ پچاس ہزار(50,000)روپے ہیں تو یہ کل دو لاکھ پندرہ ہزار(2,15,000)روپے ہوئے، پھر اگر آپ کے ذمہ کوئی قرض ہے مثلاً پچاس ہزار(50,000)تو وہ اس میں سے نکال لیں تو باقی بچا ایک لاکھ پینسٹھ ہزار(1,65,000)اب اس کو چالیس پر تقسیم کریں تو زکوٰۃ کی واجب

رقم کی مقدار معلوم ہو جائے گی،اور وہ چار ہزار ایک سو پچیس(4,125)روپے ہیں، یاد رہے کہ بی سی (یعنی کمیٹی جو ڈالی جاتی ہے وہ) بھی قرض ہے، جب آدمی کی کمیٹی نکل آئی ہو لیکن مزید قسطیں ادا کرنی ہوں، تو جو قسطیں ادا کرنی باقی ہیں، اُن کی رقم کو بھی اپنے پر قرض سمجھ کر کل رقم میں سے نکال کر حساب کر لیں۔

مسئلہ: (72)۔زکوٰۃ جیسے ہی واجب ہو فوراًادا کرنا ضروری ہے بلا عذر تاخیر کرنے والا شخص گناہ گار ہو گا۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۷۰ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ: (73)۔زکوٰۃ ادا کرتے وقت یا اپنے مال سے زکوٰۃ کی رقم الگ کرتے وقت نیت کرنا ضروری ہے لہٰذا جو رقم زکوٰۃ کی نیت کے بغیر دی ہو زکوٰۃ میں سے شمار نہیں ہو گی۔(بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۴۶ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ: (74)۔اگر کسی آدمی نے زکوٰۃ کی نیت سے فقیر کو رقم دی اور کہا کہ یہ تیرا انعام ہے یا تیری عیدی ہے یا ہدیہ (گفٹ) ہے یا قرض ہے جو لفظ بھی کہے جب نیت اس کی زکوٰہ کی ہے تو زکوٰہ ادا ہو جائے گی۔(البحرالرائق ج ۲ ص ۳۷۰ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ: (75)۔اگر کسی آدمی نے فقیر کو رقم دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت نہیں کی اور بعد میں نیت کی تو اگر زکوٰۃ کا وہ مال بعینہ فقیر کے پاس موجود ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی،اور اگر وہ مال فقیر نے خرچ کر دیا ہو یا اُس سے وہ مال ضائع ہو گیا ہو اُس کے بعد اُس رقم دینے والے نے زکوٰۃ کی نیت کی تو اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔اور اگر کچھ رقم فقیر کے پاس باقی ہے اور کچھ خرچ کر دی ہے، تو جتنی باقی ہے، زکوٰۃ کی نیت کرنے سے صرف اتنی زکوٰۃ ادا ہو گی۔(البحرالرائق ج ۲ ص ۳۶۸ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ: (76)۔زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے فقیر کو مالک و قابض بنانا ضروری ہے، فقیر کو مالک بنانے کے بغیر زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔(البحرالرائق ج ۲ ص ۳۵۲ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(77)۔اگر کسی نے ایک شخص کو زکوٰۃ کا مستحق سمجھ کر زکوۃ کی رقم دی،بعد میں علم ہوا کہ وہ شخص زکوٰۃ کا مستحق نہیں تھا،تو زکوٰۃ کی رقم دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہو گئی۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۰ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(78)۔اگر آدمی پر زکوٰۃ فرض ہے،اور وہ زکوٰۃ کی رقم کے بجائے کسی بالغ کو یا سمجھدار نابالغ بچے کو مثلاً قرآن مجید یا دینی کتابیں،یا کپڑے،یا ضرورت کی کوئی دوسری چیز دے کر اُس کا مالک بنادے تو اُس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔(فتاوی شامی ج ۳ ص ۲۹۱ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(79)۔سونا اور چاندی جس قسم کا موجود ہو اس قسم کے سونا اور چاندی کا ریٹ معلوم کیا جائے،جس قیمت پر دوکاندار بیچتے ہیں وہ قیمت لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۸۰ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ(80)۔مالِ تجارت وغیرہ میں زکوٰۃ کا حساب لگاتے وقت قیمت فروخت کا اعتبار ہے قیمت خرید کا اعتبار نہیں۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۷۹ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(81)۔دکان میں موجود سارے مال کی قیمت لگائی جائے اگر ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس سے زیادہ ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے،اگر کوئی قرض ہے تو اس کو منہا (نکالا) جائے گا۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۷۹ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(82)۔اگر کسی آدمی نے ایک سال کی زکوٰۃ کسی وجہ سے ادا نہ کی تو اب جس تاریخ کو پہلا سال مکمل ہوا اس دن جتنا مال موجود ہو اس پر پہلے سال کی زکوٰۃ فرض ہو گی اگلے دن سے دوسرا سال شمار ہو گا۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۷۹ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(83)۔اشیاء کی شکل میں بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے لیکن ردی مال کو نہیں دیا جا سکتا اور نہ بکنے والا بھی نہیں دیا جا سکتا۔(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۲۱۰ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(84)۔اگر کسی پر زکوٰۃ واجب ہو تو ساری کا حساب کر کے تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ بھی ادا کر سکتا ہے کبھی نقد رقم اور کبھی گندم وغیرہ دیدے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۷۰ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(85)۔اگر کوئی آدمی زکوٰۃ میں استعمال شدہ چیز دے تو اتنی قیمت کا اعتبار ہو گا جتنے کی وہ بازار میں بِک سکتی ہے اور اسی کی بقدر زکوٰۃ ادا ہو گی۔(بدائع الصنائع ج۲ص۱۴۷ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(86)۔اگر کسی غریب آدمی نے قرض لیا اور پھر غربت کی وجہ سے قرض ادا نہیں کر سکتا تو اب اگر قرض دینے والا زکوٰۃ کی نیت سے قرض معاف کرنا چاہتا ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی،ہاں یہ صورت کرے کہ قرض لینے والے کو قرض کے برابر پیسے بطور زکوٰۃ کے دیدے اور پھر اس سے اپنا قرض وصول کر لے۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ ج۲ص۱۹۹ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(87)۔زکوہ کی رقم ادا کرنے کیلئے الگ کر کے رکھی اور ادا کرنے سے پہلے وہ چوری ہو گئی یا ضائع ہو گئی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔(البحر الرائق ج۲ص۳۶۹ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(88)۔اگر کسی آدمی نے زکوٰۃ کی رقم الگ کرنے کے بعد کچھ فقیروں میں تقسیم کر دی اور کچھ باقی تھی اور ارادہ تھا وقتاً فوقتاً ادا کرنے کا لیکن اسی دوران رقم چوری ہو گئی یا کہیں رکھی اور بھول گئی تو جتنی رقم فقیروں کو نہیں دی اتنی رقم دوبارہ زکوٰۃ کی نیت سے دے۔(البحر الرائق ج۲ص۳۶۹ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(89)۔اگر کسی نے زکوٰۃ کی رقم ادا کرنے کی نیت سے الگ کی،ابھی تک ادا نہیں کی تھی کہ اس کو کچھ رقم کی ضرورت پڑ گئی تو وہ اسی زکوٰۃ والی رقم کو استعمال کر سکتا ہے،پھر دوسری قسم ملا کر زکوٰۃ ادا کر دے۔(البحر الرائق ج۲ص۳۷۱ مکتبہ رشیدیہ)

اگر زکوٰۃ ادا کیے بغیر مر گیا

مسئلہ:(90)۔اگر کوئی آدمی مر گیا اور اس پر زکوٰۃ واجب تھی (ایک سال کی یا کئی سالوں کی)اور وصیت نہیں کر گیا تو وارثوں پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ص ۲۲۳ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(91)۔اگر وصیت کر گیا ہے تو ایک تہائی ترکہ میں سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ (بدائع الصنائع ج۲ص ۱٦۸ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(92)۔اگر وصیت نہیں کی اور ورثاء سب بالغ ہیں اور وہ اپنی خوشی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو ادا کر سکتے ہیں اور میت عذاب سے بچ جائے گا۔(ردالمختار ج۳ص ۳۱۱ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(93)۔اگر وصیت نہیں کر گیا اور ورثاء میں سے کچھ نابالغ ہیں تو زکوٰۃ مشترکہ ترکہ سے ادا نہیں کی جائے گی۔(ردالمختار ج۳ص ۳۱۱ مکتبہ امدادیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسائلِ عشر

فصل کاشت کرنے اور درخت لگانے کی فضیلت:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ غَرَسَ غَرْساً فَاَثْمَرَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ ثَمْرَةٍ عَدَدَمَا يَخْرُجُ مِنَ الثَّمْرَةِ حَسَنَاتٍ۔
(الترغیب لابن شاھین ح ۴۵۶)

"جو شخص کوئی درخت لگائے، اور درخت پھل دے، تو جتنے پھل پیدا ہوں گے، اُن کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ آدمی کو نیکیاں عطا فرمائے گا"۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ غَرَسَ غَرْسًا اَجْرَى اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَمَنْ اَكَلَ مِنْهُ مِنْ اِنْسَانٍ اَوْطَيْرٍ اَوْدَابَّةٍ حَتّٰى يَيْبَسَ۔ (الترغیب لابن شاھین ح ۴۵۴)

جو شخص کوئی درخت لگائے، اُس کے خشک ہونے تک اس سے جو انسان یا پرندہ یا کوئی جانور کھائے گا اللہ تعالیٰ اُس لگانے والے کے لئے اجر جاری فرمائیں گے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً لَهٗ بِهَا اَجْرٌ، وَمَا اَكَلَتْ مِنْهُ الْعَافِيَةُ فَلَهٗ بِهٖ اَجْرٌ (مسنداحمد ۱۴۳۶۱)

جس شخص نے بے آباد زمین آباد کی، اُس کے لئے اُس کے آباد کرنے میں اجر ہو گا اور جو خواہش کرنے والا جاندار اُس میں سے کھائے گا اُس کا بھی اُس کے لئے اجر ہو گا۔

یعنی اگر مسلمان آدمی کوئی درخت یا فصل کاشت کرے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کسی بھی درجہ میں فائدہ حاصل کرے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ کاشت کرنے والے کو اجر و ثواب دیں گے۔

عشر کا حکم

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۔

(سورۃ البقرہ ۲۶۷)

ترجمہ: "اے ایمان والو خرچ کرو اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور اس (پیداوار) میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہے"۔

اور دوسری جگہ ارشاد باری ہے:

وَاٰتُوا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ:(سورۃ الانعام ۱۴۱)

ترجمہ: "اور اس (کھیتی) کا حق ادا کرو اس کی کٹائی کے دن"۔

مفسرین نے اس آیت سے عشر مراد لیا ہے۔

عشر کا نصاب

حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کھیتی بارش سے سیراب ہو اُسکا عشر دسواں حصہ ہے اور جس کو نہر وغیرہ سے سیراب کیا جاتا ہو اُسکا عشر بیسواں حصہ ہے۔(بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۶۹ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(94)۔امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عشر کا کوئی خاص نصاب نہیں ہے، بلکہ ہر تھوڑی اور زیادہ پیداوار میں عشر واجب ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۸۶ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(95)۔اگر کوئی زمین ایسی ہے جس کو بارش کے پانی سے بھی سیراب کیا جاتا ہو اور نہر کے پانی سے بھی سیراب کیا جاتا ہو تو اس میں اکثریت کا اعتبار ہو گا یعنی جس پانی سے زیادہ سیراب ہو گی اسی کا اعتبار ہو گا۔اگر دونوں برابر ہیں تو آدھی پیداوار کا دسواں حصہ اور آدھی کا بیسواں حصہ عشر دینا لازم ہو گا۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۸۶ مکتبہ رشیدیہ)

عشر واجب ہونے کی شرطیں

1. مسلمان ہونا 2. زمین کا عشری ہونا
3. زمین میں سے پیداوار کا حاصل ہونا 4. پیداوار ایسی ہو جو کاشت کر کے حاصل ہو۔

(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۸۶ مکتبہ رشیدیہ)

وہ پیداوار جس میں عشر واجب ہے

مسئلہ:(96)۔ اگر کسی زمین میں سال میں کئی فصلیں ہوتی ہوں تو ہر فصل سے عشر نکالا واجب ہے۔(بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۸۴ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(97)۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پھلوں، سبزیوں، ترکاریوں اور مویشیوں کے چارے میں بھی جس کو کاشت کیا جاتا ہو عشر واجب ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۸۶ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(98)۔ گنے کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہے۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ ج ۲ ص ۲۴۴ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(99)۔ عشر اس کھیتی میں بھی ہے جو جانوروں کے چارہ کیلئے ہے اور غلہ یا چارہ اس میں پیدا ہوا ہو۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ ج ۲ ص ۲۴۴ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(100)۔ اگر کسی نے عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار کا کچھ حصہ استعمال کیا یا کسی کو دیدیا تو اس کا عشر بھی ادا کرنا لازم ہوگا۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۸۷ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(101)۔ جو چیز عشری زمین میں نفع کی غرض سے کاشت کی جائے، مثلاً گندم، چاول، جوار، باجرہ، ساگ، ترکاری، میوہ، پھل، تربوز، خربوزہ، کھیرا، لہسن، پیاز، دھنیہ، پودینہ، توری، کدو، کریلا، مولی، گاجر، مٹر، گوارہ، بیگن، ککڑی، میتھی، گلاب، تمباکو، اخروٹ، بادام، آم، سیب، مسمی، انار، کینو وغیرہ سب پر عشر واجب ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۸۶ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(102)۔بسااوقات پیداوار میں اس قدر کھیتی وغیرہ نہیں ہوتی جس قدر اس پر خرچ کیا گیا ہے تو عشر پھر بھی تمام پیداوار پر واجب ہو گا۔(فتاویٰ شامی ج۳ص۲۶۹ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(103)۔ کھیت کو پکنے سے پہلے کاٹ کر جانوروں کو کھلایا جائے تو بھی عشر واجب ہو گا۔ (بدائع الصنائع ج۲ص۱۷۵ مکتبہ رشیدیہ)

*وہ پیداوار جس میں عشر واجب نہیں *

مسئلہ:(104)۔جو گھاس اور درخت خود بخود پیدا ہو جائیں اُن پر عشر واجب نہیں۔ (فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۸۶،۱۸۵ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(105)۔لکڑیوں میں اور بانس میں اس وقت عشر واجب نہیں ہے جب خودرو ہوں،یا محض فصل کے تابع ہوں مقصود بالذات نہ ہوں۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ص۲۴۵،۲۴۴ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(106)۔اگر کسی کے گھر کے صحن میں پھل دار درخت یا سبزی ہو تو اس پر عشر نہیں اگرچہ باغ ہو۔ (فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۸۶ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(107)۔وہ چیزیں جو زمین کی پیداوار سے مقصود بالذات نہیں ہوتی،ایسی چیزوں میں عشر واجب نہیں ہے،مثلاً درختوں کی شاخیں،فصل کا بھوسہ،ایسے ہی اگر زمین سے وہ بیج حاصل ہو جو کاشت کے قابل نہیں ہوتا جیسے خربوزے کا بیج یا ککڑی کا بیج،ایسے ہی ہر وہ چیز جو زمین کے تابع ہوتی ہے جیسے درخت،ایسے ہی ہر وہ چیز جو درختوں سے نکلتی ہو جیسے گوند وغیرہ،لیکن اگر ایسی پیداوار زمین سے مقصود بالذات بنالی جائے مثلاً زمین میں درخت لگادیئے گئے ،گھاس کاشت کیا گیا،بانس کی فصل کاشت کی گئی تو پھر عشر واجب ہو گا۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ص۲۴۵،۲۴۴ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

جن لوگوں پر عشر واجب ہے

مسئلہ:(108)۔اصول یہ ہے کہ زمین کی پیداوار جس کے گھر آئے گی،زمین کا عشر بھی اس کے ذمہ ہوگا، لہٰذا مزارع (جو دوسرے کی زمین کاشت کرتا ہے) اپنے حصہ کا عشر ادا کرے گا اور مالک اپنے حصہ کا۔(فتاویٰ شامی ج۳ص ۲۷۸ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(109)۔ مقروض (جس پر قرض ہو اس) پر بھی عشر ادا کرنا واجب ہے اور قرضہ کو نہیں نکالا جائے گا۔(الدر المختار ج۳ص ۲۶۶ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(110)۔اگر کوئی آدمی اپنی زمین کسی کو ٹھیکے (یعنی کرائے) پر دے دے، تو اُس میں پیدا ہونے والی فصل کا عشر ٹھیکہ دار پر ہے مالک زمین پر نہیں، کیوں کہ فصل ٹھیکیدار کے گھر جارہی ہے،اور زمین کا مالک تو زمین کا کرایہ لے رہا ہے،(الدر المختار ج۳ص ۲۷۷ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(111)۔اگر کھڑے کھیت اور باغ کو تیار ہونے سے پہلے بیچ دیا گیا تو اس کا عشر خریدنے والے پر ہوگا،اور اگر تیار ہونے کے بعد بیچا تو اس کا عشر بیچنے والے پر ہوگا۔(الدر المختار ج۳ص ۲۷۶ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(112)۔اگر کوئی لڑکا یا لڑکی مجنون (پاگل) ہو (خواہ بالغ ہو یا نہ ہو) اس کی ملکیت میں زمین ہو تو اس کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہے (فتاویٰ قاضی خان ج ۱ص ۱۳۲)

جن لوگوں کو عشر دینا جائز ہے

مسئلہ:(113)۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو عشر دینا بھی جائز ہے ،اور جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اُن کو عشر دینا بھی جائز نہیں ہے۔(جن کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے)

عشر کی ادائیگی کے وقت کے مسائل

مسئلہ:(114)۔ عشر کے واجب ہونے کیلئے سال کا گزرنا شرط نہیں بلکہ سال میں جتنی بار پیداوار ہو گی اتنی بار عشر واجب ہوگا۔(ردالمختار ج۳ص ۲۶۶ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(115)۔ عشر میں پیداوار کی بجائے قیمت دینا جائز ہے یعنی پیداوار کے دسویں یا بیسویں حصہ کی بجائے دسویں بیسویں حصہ کی قیمت دینا جائز ہے۔ (الدر المختار ج ۳ ص ۲۱۱،۲۱۰ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(116)۔ایک بار عشر ادا کرنے کے بعد اب گندم وغیرہ پر نہ زکوٰۃ ہے اور نہ عشر چاہے جتنے سال باقی رہے۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۷۹ مکتبہ رشیدیہ)

عشر فرض ہو اور آدمی مرجائے

مسئلہ:(117)۔اگر کسی آدمی کے ذمہ کئی سالوں کا عشر باقی ہے ،اور ادا نہیں کیا تو وہ ساقط نہیں ہوتا مرنے لگے تو آدمی کے ذمہ لازم ہے کہ وصیت کر جائے۔ (ردالمختار ج۳ص ۲۷۵ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(118)۔ جس شخص کے ذمہ عشر ہو ،اگر وہ مر جائے تو اسکی موت سے عشر ساقط نہیں ہوگا، بلکہ اسکے چھوڑے ہوئے غلہ سے عشر ادا کیا جائے گا۔ (ردالمختار ج ۳ ص ۲۷۵ مکتبہ امدادیہ)

زمین پر ہونے والے اخراجات کے مسائل

اخراجات بڑھنے سے کاشت کار حضرات کی پریشانی:

بہت سے کاشت کاروں کی زبان سے یہ سنا گیا ہے کہ عشر ادا کرتے وقت فصل پر ہونے والے اخراجات کو نکالا جائے پھر عشر ادا کیا جائے کیونکہ آج کل فصل پر بہت سے اخراجات ہوتے ہیں مثلاً کھاد ،اسپرے ،اور نت نئے اخراجات کی وجہ سے زراعت کے مصارف پہلے سے کئی گنا بڑھ چکے ہیں اگر انہیں نکالے بغیر کل پیداوار سے عشر ادا کیا جائے تو ہمیں کوئی بچت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات نقصان ہو جاتا ہے۔

جواب: اخراجات اور مشقت کی بناء پر ہی شریعت نے عشر کی دو قسمیں بنائی ہیں ایک بارانی زمین کا دوسرا نہری زمین کا اور ان دونوں کے درمیان آدھ و آدھ کا فرق رکھا ہے اب اس

طے شدہ شرعی فریضہ میں مزید کسی کمی بیشی کی گنجائش نہیں نیز جہاں زراعت کے اخراجات بڑھ گئے ہیں وہاں پیداوار کی شرح بھی اسی تناسب سے بڑھ گئی ہے چنانچہ مشاہدہ ہے کہ زمینیں پہلے کی بنسبت کئی کئی گنا زیادہ پیداوار دے رہی ہیں اب بھی اگر کوئی شکایت کرے تو اس بے برکتی کو اعمال کی سزا کے سوا اور کیا کہا جائے گا؟ پھر تو معاملہ صرف زراعت کا ہی نہیں یہ بے برکتی تو تجارت صنعت وحرفت اور ملازمت سمیت تمام شعبہائے معاش میں پھیلی ہوئی ہے اس پریشانی کا علاج تقویٰ اور شکر و قناعت کی زندگی گزارنے میں ہے نہ کہ شرعی مسائل میں بے جا قطع و برید کرنے میں۔

مسئلہ:(119)۔پیداوار سے عشر نکالنے سے پہلے کسی قسم کا خرچہ نہیں نکالا جائے گا کیونکہ شریعت نے اخرجات والی زمین پر نصف عشر یعنی بیسواں حصہ اور بغیر اخرجات والی زمین پر پورا عشر یعنی دسواں حصہ مقرر کیا ہے اسلئے اخراجات نکال کر عشر نہیں بلکہ تمام پیداوار پر عشر واجب ہوگا۔(ردالمختار ج۳ص۲۶۹ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(120)۔عشر تمام پیداوار سے دیا جائے گا کاشت کرنے ،اور حفاظت کرنے اور ٹریکٹر، کھاد، کیڑے مار اسپرے وغیرہ کے اخرجات عشر دینے کے بعد نکالے جائیں گے۔ (ردالمختار ج۳ص۲۶۹ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(121)۔گندم وغیرہ کی کٹائی گہائی (تھریشر)اور جمع کرائی اور مزدوری وغیرہ اور دیگر اخرجات عشر ادا کرنے کے بعد نکالے جائیں گے۔(ردالمختار ج۳ص۲۶۹ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(122)۔گندم وغیرہ کے اخراجات میں سے گھر تک لانے یا مارکیٹ (سراں) تک لے جانے کا کرایہ نکالنے کی گنجائش ہے،اُس کے سوا باقی اخراجات نکالے بغیر کل آمدنی میں سے عشر ادا کیا جائے گا۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ص۲۵۵ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(123)۔گنے کی فصل پر آنے والے اخراجات میں سے صرف مل تک لے جانے کا کرایہ،اور بیل گاڑی کے ذریعے زمین سے راستے پر گنے کو نکالنے کا خرچ عشر ادا کرتے وقت نکالا جائے گا،باقی اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج ۲ ص ۲۵۵ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(124)۔بیج اخراجات میں شامل ہے لہٰذا عشر ادا کرنے کے بعد اس کو نکالا جائے گا۔(الدر المختار ج ۳ ص ۲۶۹ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(125)۔زمین کا عشر نہ نکالنے والا گناہ گار اور فاسق ہے البتہ جس غلہ سے عشر نہیں نکالا وہ حرام نہیں بلکہ حلال ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسائل صدقۃ الفطر

روزہ کی زکوٰۃ

روزہ دار کتنا ہی اہتمام کرے روزہ کے دوران کچھ نا کچھ کوتاہی ہو ہی جاتی ہے کھانے پینےاور روزہ توڑنے والی باتوں سے بچنا آسان ہوتا ہے لیکن لغو کلام، فضول مصروفیات اور نامناسب گفتگو سے آدمی مکمل نہیں بچ سکتا اس لئے ان کوتاہیوں کی تلافی کیلئے شریعت نے رمضان المبارک کے آخر میں صدقہ فطر کے نام سے گویا کہ روزہ کی زکوٰۃ الگ سے واجب کی ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”حضور اقدس ﷺ نے صدقہ فطر کو ضروری قرار دیا جو روزہ دار کیلئے لغو اور بے حیائی کی باتوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے، اور مسکینوں کیلئے کھانے کا انتظام ہے، جو شخص اسے عید کی نماز سے پہلے ادا کر دے تو مقبول زکوٰۃ ہو گی اور جو اسے نماز کے بعد ادا کرے تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے“۔(سنن ابن ماجہ ص ۱۳۱ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر واجب ہونے کے دو مقاصد ہیں۔

(۱) روزوں میں سرزد ہونے والی کوتاہیوں کی تلافی۔

(۲) امت کے مسکینوں کیلئے عید کے دن رزق کا انتظام، تاکہ وہ بھی خوشیوں میں شریک ہو سکیں، اس لئے صاحبِ وسعت مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ صدقہ فطر بروقت ادا کریں تاکہ مستحق حضرات پہلے ہی سے عید کی تیاری کر سکیں۔

علماء فرماتے ہیں صدقہ فطر میں تین فائدے ہیں:

1۔ روزے اللہ کے ہاں قبول ہو جاتے ہیں۔

2۔ موت کے وقت کی سختیوں سے نجات ملتی ہے۔

3۔ عذاب قبر سے حفاظت ہوتی ہے۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج ۲ ص ۳۲۳ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

شرائط صدقہ فطر

(۱) مسلمان ہونا۔

(۲) آزاد ہونا۔

(۳) نصاب کے برابر مال کا مالک ہونا، جو ضرورت اصلیہ سے زائد ہو۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۹۱ مکتبہ رشیدیہ)

جن پر صدقہ فطر واجب ہے

مسئلہ:(126)۔جس آدمی کے پاس اپنی استعمال اور ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر ان کی قیمت لگائی جائے تو وہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مقدار کے برابر ہو جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے، الغرض ہر مسلمان (چاہے مرد ہو یا عورت) جب نصاب کے برابر مال کا مالک ہو تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۹۱ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(127)۔جس آدمی نے غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے، اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے جب کہ وہ صاحبِ نصاب ہو۔ (فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۹۱ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(128)۔مالدار عورت پر اپنا صدقہ فطر ادا کرنا تو واجب ہے لیکن اس پر کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں، نہ بچوں کی طرف سے، نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ شوہر کی طرف سے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ۱ ص ۱۹۳ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(129)۔اگر کسی کی ملکیت میں دو مکان ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور دوسرا خالی پڑا ہے یا کرایہ پر دے رکھا ہے تو اس آدمی پر صدقہ فطر واجب ہوگا کیونکہ یہ مکان ضرورت سے زائد ہے۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج ۲ ص ۲۱۷ مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(130)۔زکوٰۃ کے نصاب میں سونا،چاندی،یامالِ تجارت ہوناضروری ہے لیکن صدقہ فطر میں ان تین چیزوں کے علاوہ اگر کوئی اور چیز ایسی ہے جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے ۔(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ص۳۱۷مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(131)۔جو شرعاً مسافر ہواوراُس کے پاس(دوران سفر)نصاب کے برابر مال ہو تواُس پر صدقہ فطر واجب ہے۔(فتاویٰ شامی ج۳ص۳۱۳مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(132)۔مسافر صاحبِ نصاب عید کے دن خود جہاں ہو گا اسی جگہ کے اعتبار سے صدقہ الفطر کی قیمت لگائے گا(مثلاً پاکستان کا رہنے والا اگر عید کے دن سعودی عرب میں ہو تو وہ سعودی عرب میں نصف صاع گندم کی قیمت سے صدقہ الفطر ادا کرے گا).(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ص۳۲۱مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(133)۔اگر کوئی مسافر اپنا صدقہ فطر خود ادا نہیں کرتا بلکہ اس کے گھر والے ادا کرتے ہیں تواس صورت میں بھی جس جگہ مسافر ہو گا اسی کا حساب لگایا جائے گا(مثلاً پاکستانی شخص سعودی عرب گیاہواہے گھر والوں کو فون کیاکہ میر اصدقہ الفطر ادا کردوتواب سعودی عرب میں نصف صاع گندم کی جو قیمت بنتی ہےاس کے گھر والے اس کی طرف سے ادا کریں گے).(الفتاویٰ التاتار خانیہ ج۲ص۳۲۱مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

جن کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے

مسئلہ:(134)۔جو آدمی صاحبِ نصاب ہو اسکو اپنی طرف سے اور اور اپنی نابالغ اولاد(چاہے لڑکے ہوں یالڑکیاں)کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔(رد المختار ج۳ص۳۱۵مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(135)۔اگرنابالغ اولادمالدار ہے تو پھر باپ پراپنے مال سے صدقہ فطر ادا کرنا لازم نہیں، بلکہ ان کے مال سے ادا کرسکتا ہے،اگروہ مالدار نہیں تو پھر اپنے مال سے ادا کرنا واجب ہے۔(ردالمختار ج۳ص۳۱۵مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(136)۔اگر کوئی لڑکا یا لڑکی مجنون ہو(خواہ بالغ ہو یا نہ ہو)اگرخود مالدار ہے تو باپ اسی کے مال سے ورنہ اپنے مال سے اس کا صدقۃ الفطر ادا کرے گا۔

مسئلہ:(137)۔اگر کوئی لڑکا یا لڑکی مجنون ہو(خواہ بالغ ہو یا نہ ہو)اوراس کا والد فوت ہو گیاہو تواس کی طرف سے اس کا دادا صدقہ فطر ادا کرے۔(فتاویٰ شامی ج۳ص۳۱۵مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(138)۔اگر باپ مر گیا تو دادا، باپ کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا اگر نابالغ پوتا یا پوتی مالدار نہیں تو دادااپنے مال سے ان کا صدقہ فطر ادا کرے۔(الدرالمختار ج۳ص۳۱۵مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(139)۔اگرلڑکی کا نکاح ہو چکا لیکن رخصتی نہیں ہوئی،اگرلڑکی مالدار ہے تو اس کے مال سے اسکا صدقہ فطر ادا کیا جائے گا(چاہے لڑکی بالغ ہو یا نابالغ)۔(الدرالمختار ج۳ص۳۱۵مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(140)۔اگرجوان لڑکا اپنی کمائی باپ کو دے دیتا ہے تو بھی اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ ج۲ص۳۲۰مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

جن کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں

مسئلہ:(141)۔بالغ اولاد کی طرف سے باپ پر صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں،اگرادا کرے گا تو یہ ان پر احسان ہو گاہاں اگر بالغ اولاد صاحبِ نصاب نہیں اور باپ کی پرورش میں ہے تو پھران کی طرف سے ادا کرے تو کرسکتا ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۹۳مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(142)۔اگر بیوی صاحبِ نصاب ہے تو صدقہ فطر اسی پر واجب ہے شوہر پر نہیں اگر شوہر ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا اور بیوی پر احسان ہو گا ۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۹۳مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(143)۔ہمارے ہاں بیویاں چونکہ کماتی نہیں اس لئے عام طور پر صدقہ فطر شوہر ادا کرتا ہے اگر شوہر ادا نہیں کرے گا تو بیوی پر صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہو گا۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۹۳مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(144)۔بیٹے پر والدین ،دادا، دادی اور نانا، نانی کا صدقہ فطر واجب نہیں۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ ج۲ص۳۲۱مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

مسئلہ:(145)۔اگر کوئی بچہ کسی رشتہ داریا کسی اور کی پرورش میں ہو تو اس کا صدقہ فطر بچہ کے والد پر ہو گا ان پر نہیں۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ ج۲ص۳۲۱مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

جن پر صدقہ فطر واجب نہیں

مسئلہ:(146)۔اگر کوئی شخص صاحبِ نصاب نہیں،تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں البتہ اگر خوشی سے ادا کرنا چاہتا ہے تو ادا کر دے اور اس پر ثواب ملے گا۔(صحیح المسلم ج۱ص۳۳۲)

مسئلہ:(147)۔چند بھائیوں کا مال مشترکہ ہے یعنی اکٹھے ہے اگر تقسیم کیا جائے تو کسی کا حصہ نصاب کے برابر نہیں بنتا تو کسی پر بھی صدقہ فطر واجب نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۹۱مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(148)۔اگر لڑکی بالغ ہے لیکن مالدار نہیں تو اسکا صدقہ فطر ادا کرنا کسی پر واجب نہیں۔(الدر المختار ج۳ص۳۱۵مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(149)۔اگر لڑکی نابالغ ہے ،مالدار نہیں اور رخصتی بھی نہیں ہوئی تو اس کا صدقہ فطر باپ پر واجب ہے ہاں اگر رخصتی ہو گئی تو باپ پر واجب نہیں۔(رد المختار ج۳ ص۳۱۵مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(150)۔اگر نابالغ اولاد مالدار ہے،اور باپ نے ان کا صدقہ فطر ادا نہیں کیا تو بالغ ہونے کے بعد خود اولاد کو پچھلے سالوں کا صدقہ فطر ادا کرناواجب ہوگا۔(مجمع الانہر ج۱ص۳۳۵)

جن کوصدقہ فطر دینا جائزنہیں

مسئلہ:(151)۔جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اُن کو صدقہ فطر دینا بھی جائز نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۹۴مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(152)۔امام کو تنخواہ اور اُجرت کے طور پر صدقہ فطر دینا جائز نہیں۔(ردالمختار ج۹ص۴۷۵مکتبہ امدادیہ)

صدقہ فطر کے مستحق لوگ

مسئلہ:(153)۔جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (جن کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے) اُن کو صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج۱ص۱۹۴مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(154)۔دینی مدارس کے غریب طلباء کو صدقہ فطر دینا ثواب اور اس میں صدقہ جاریہ کا ثواب بھی ملتاہے۔(فتاویٰ شامی ج۳ص۲۸۹مکتبہ امدادیہ)

صدقہ فطر کی ادائیگی کا وقت

مسئلہ:(155)۔صدقہ فطر عیدالفطر کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے وقت واجب ہوتاہے۔(بدائع الصنائع ج۲ص۲۰۶مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(156)۔جو کافر عید کے دن صبح صادق کے بعد مسلمان ہوگیا یا غریب آدمی صبح صادق کے بعد مالدار ہو گیا تو اِن پر صدقہ فطر واجب نہیں۔(الدرالمختار ج۳ص۳۲۲مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ(157):۔جو بچہ یا بچی صبح صادق کے بعد پیدا ہو اسکی طرف سے صدقہ فطر ادا کرناواجب نہیں۔(الدرالمختار ج۳ص۳۲۲مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(158)۔جو بچہ یا بچی صبح صادق کے وقت یا اس سے پہلے پیدا ہو،اس کی طرف سے (مالدار باپ پر) صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۲ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(159)۔عید الفطر کے دن عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا مستحب اور بہت زیادہ فضیلت کی بات ہے۔(البحر الرائق ج ۲ ص ۴۴۵ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(160)۔صدقہ فطر عید کی نماز کے بعد بھی دیا جا سکتا ہے۔لیکن عید کے دن سے زیادہ دیر کرنا خلاف سنت اور مکروہ تنزیہی ہے لیکن ادا کرنا پھر بھی ضروری ہے عید کا دن گزرنے سے صدقہ فطر معاف نہیں ہوتا۔(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۱۲ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(161)۔اگر کسی پر صدقہ فطر واجب ہو لیکن اس نے وقت پر ادا نہ کیا ہو پھر اس کا مال ہلاک ہو جائے تو بھی صدقہ فطر معاف نہیں ہوگا،اُس کی ادائیگی ذمہ پر رہے گی۔(الدر المنتقی علی حاشیۃ مجمع الانھر ج ا ص ۳۳۷)

مسئلہ:(162)۔رمضان کا چاند نظر آنے کے بعد رمضان میں صدقہ فطر ادا کرنا جائز ہے۔(البحر الرائق ج ۲ ص ۴۴۵ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(163)۔ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہو اور مقروض (جس پر قرض ہے) غریب ہو اب اگر قرض دینے والا مقروض کو قرض معاف کر دے صدقہ فطر کی نیت سے تو اس کا صدقہ فطر ادا نہیں ہوگا۔(البحر الرائق ج ۲ ص ۴۳۹ مکتبہ رشیدیہ)

صدقہ فطر کی ادائیگی کی صورت

مسئلہ:(164)۔صدقہ فطر میں گندم،جو،آٹا، کشمش، کھجور، یا اِن چیزوں کی قیمت دی جا سکتی ہے اور قیمت دینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں غریب کا فائدہ ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۱ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(165)۔گندم ''آدھا صاع''یعنی پونے دو کلو یا درمیانے درجہ کے پونے دو کلو گندم کی قیمت دینا۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۱ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(166)۔آٹا اگر دینا ہے تو دو کلو یا دو کلو کی قیمت دینی چاہیے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۱ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(167)۔ کھجور''ایک صاع''تقریباً ساڑھے تین کلو یا درمیانے درجہ کے تین کلو کی قیمت۔(ردالمحتار ج۳ ص ۳۲۰ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(168)۔جو''ایک صاع''تقریباً ساڑھے تین کلو یا درمیانے درجہ کے ساڑھے تین کلو جو کی قیمت۔(ردالمحتار ج۳ ص ۳۲۰ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(169)۔ کشمش''ایک صاع''تقریباً ساڑھے تین کلو یا درمیانے درجہ کے ساڑھے تین کلو کشمش کی قیمت۔(ردالمحتار ج۳ ص ۳۲۰ مکتبہ امدادیہ)

مسئلہ:(170)۔چاول اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں لھٰذا یہ اتنے دینے چاہییں جن کی قیمت پونے دو کلو گندم کی قیمت سے کم نہ ہو۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۲ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(171)۔ گندم،جو، کشمش، کھجور کے علاوہ اگر کسی اور چیز سے صدقہ فطر ادا کیا جائے تو اس کی قیمت کم سے کم پونے دو کلو گندم کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۲ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(172)۔اگر کوئی آدمی صدقہ فطر میں گندم وغیرہ کی بجائے قیمت دینا چاہے تو مارکیٹ کے ریٹ کے اعتبار سے ادا کرے۔یعنی جس دن صدقہ فطر ادا کر رہا ہے اس دن مارکیٹ میں گندم وغیرہ کی جو قیمت ہو وہ ادا کرے،اگر مارکیٹ میں قیمت مختلف ہے تو درمیانی قیمت کے اعتبار سے بھی ادا کر سکتا ہے۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۸۰ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(173)۔اگر کسی آدمی نے صدقہ فطر کی رقم منی آرڈر یا کسی اور طریقہ سے بھیجی لیکن آگے مستحق کو وصول نہیں ہوئی تو صدقہ فطر ادا نہیں ہوگا۔(البحرالرائق ج ۲ ص ۴۳۹ مکتبہ رشیدیہ)

اگر صدقہ فطر ادا کیے بغیر مر گیا

مسئلہ:(174)۔اگر کوئی آدمی مر گیااور اس پر صدقہ فطر واجب تھا(ایک سال کا یا کئی سالوں کا)اور وصیت بھی نہیں کر گیا تو وارثوں پر صدقہ فطر ادا کرنا لازم نہیں ۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۳ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(175)۔اگر وصیت کر گیا ہے تو ایک تہائی ترکہ میں سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۳ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(176)۔اگر وصیت نہیں کر گیا اور ورثاء سب بالغ ہیں اور وہ اپنی خوشی سے صدقہ فطر ادا کرتے ہیں تو ادا کر سکتے ہیں،اور میت عذاب سے بچ جائے گا ان شاء اللہ۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۳ مکتبہ رشیدیہ)

مسئلہ:(177)۔اگر وصیت نہیں کر گیا اور ورثاء میں سے کچھ نابالغ ہیں تو صدقہ فطر مشترکہ ترکہ سے ادا نہیں کیا جائے گا۔(فتاویٰ ھندیہ ج ا ص ۱۹۳ مکتبہ رشیدیہ)

مالدار حضرات کیلئے مشورہ

آج کل نصف صاع(یعنی پونے دو سیر گندم)کے اعتبار سے ایک صدقہ فطر کی مقدار بہت کم بنتی ہے جو مالدار حضرات کیلئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی لہٰذا سرمایہ دار حضرات کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ زیادہ ثواب حاصل کرنے کیلئے نصف صاع(پونے دو سیر)گندم،یا اسکی قیمت کی بجائے ایک صاع(یعنی ساڑھے تین سیر)کھجور یا کشمش کا حساب لگایا کریں اس میں ان کو ثواب زیادہ ملے گا اور فقراء کا بھی فائدہ ہو جائے گا۔روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:حضور اکرم ﷺ نے ایک صاع کھجور یا جَو یا آدھا صاع گندم کا صدقہ ضروری قرار دیا ہے جو ہر آزاد و(غلام)مرد، عورت،چھوٹے،بڑے پر لازم ہے لیکن جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہاں تشریف لائے اور یہ دیکھا کہ گندم کا بازاری بھاؤ سستا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے

اوپر وسعت فرمائی ہے،اس لئے اگر تم ہر چیز کا صدقہ فطر ایک صاع (ساڑھے تین سیر) کے حساب سے نکالو تو زیادہ بہتر ہے (ابوداؤد شریف ج ا ص ۲۲۹ حدیث ۱۶۲۲)

اس سے معلوم ہوا کہ وسعت رکھنے والے صاحبِ حیثیت لوگوں کو زیادہ رقم والی چیز (کھجور، کشمش وغیرہ) کے حساب سے صدقہ فطر نکالنا چاہئے۔

واللہ اعلم بالصواب، تمت بالخیر

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔ اٰمین ثم اٰمین

کتبہ محمد عمر فاروق بن حبیب اللہ ڈیروی، رابطہ نمبر: 0342-6624427

مدرس دارالعلوم الاسلامیہ ماہڑہ تحصیل پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق 29 جنوری 2019

تعارف دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ

افتتاح: مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ کا باقاعدہ تعلیمی افتتاح ۱۵ محرم الحرام سن ۱۴۳۶ھ کو علاقہ کی بزرگ شخصیت استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عمر صاحب دامت برکاتہم (مہتمم جامعہ محمدیہ پروآ) کی دعا کے ساتھ کیا گیا۔

زیر سرپرستی: مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا مفتی ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم (مہتمم دار العلوم کبیر والا ضلع خانیوال) کی ڈھیروں دعاؤں اور سرپرستی کے ساتھ چل رہا ہے۔

موجودہ کارکردگی:

- دار العلوم الاسلامیہ شب و روز قرآن پاک اور دینی علوم کی تعلیم پر انتھک محنت کر رہا ہے، اور درجہ حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ درجہ کتب میں (درجہ رابعہ تک) طلباء اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں جن کی خدمت پر آٹھ اساتذہ کرام مامور ہیں۔
- دار العلوم الاسلامیہ میں جہاں تعلیم پر زور دیا جاتا ہے (جس کا اندازہ سالانہ نتائج سے لگایا جا سکتا ہے) اس کے ساتھ ساتھ طلباء کی تربیت پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔
- علاقہ میں اتفاق واتحاد کی فضاء قائم کرنے کیلئے علماء کنونشن کے انعقاد کی کوششیں جاری ہیں جس کے مؤثر نتائج عوام پر مرتب ہوں گے انشاءاللہ۔
- جو طلباء ادارہ ھذا میں زیر تعلیم ہیں ان کی سرگرمیوں کے متعلق ان کے سرپرستوں کا اجلاس طلب کیا جاتا ہے جس میں سرپرستوں کو ہدایات اور بچوں کے متعلق تعلیمی معلومات دی جاتی ہیں۔
- اہل علاقہ کی اخلاقی اور معاشرتی تربیت کیلئے مختلف علاقوں کی مساجد میں درس قرآن کی صورت میں ادارہ ھذا اپنا کردار ادا کر رہا ہے اور ادارہ ھذا کے مہتمم

(حضرت مولانا مجیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم) شب و روز درس قرآن میں مصروف ہیں۔

- اس کے علاوہ اسی سلسلہ میں وقتاً فوقتاً ملکی سطح پر مشہور اکابرین کو ادارہ ھذا میں مدعو کیا جاتا ہے۔
- عصر حاضر کے درپیش عوامی مسائل میں رہنمائی کیلئے دارالافتاء اور ادارہ ھذا میں شعبہ نشر واشاعت کا قیام کیا گیا ہے۔

مقاصد و منشور:

- ایسے اہل علم افراد تیار کرنا جو اسلام اور مسلمان قوم کے خیر خواہ اور حب الوطنی سے سرشار ہوں۔
- ایسے افراد تیار کرنا جن کو عربی پر عبور کے ساتھ ساتھ انگلش پر بھی مکمل دسترس حاصل ہو تاکہ اسلام کی خدمت ہر میدان میں کر سکیں۔
- طلباء کو العالمیہ کے کورس کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم دینا۔
- جدید ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے طلباء کو کمپیوٹر کی تعلیم دینا۔
- ایسے علماء تیار کرنا جو معاشرے میں بھرپور طریقہ پر اپنی ذمہ داری ادا کر سکیں۔

فوری ضرورت و منصوبہ جات:

- مزید تعمیرات کیلئے رقبہ کی خرید
- مسجد کی توسیع (کیونکہ موجودہ مسجد نمازیوں کیلئے تنگ ہے)
- درس گاہوں اور کلاس ہال کی تعمیر (کیونکہ موجودہ کلاس ہال طلباء کیلئے ناکافی ہیں)
- طلباء کی رہائش کیلئے دارالاقامہ (ہاسٹل) کی تعمیر (کیونکہ موجودہ دارالاقامہ رہائش کیلئے ناکافی ہے)

اخراجات: ماہانہ خرچ تقریباً ایک لاکھ (1,00,000) ہے گندم اور تعمیرات کے علاوہ

اپیل:

قارئین کرام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس کار خیر میں اپنے لئے اور اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے نقدی رقم کے علاوہ اینٹ، بجری، سیمنٹ وغیرہ کی صورت میں بھی تعاون کر سکتے ہیں ،دعا کرنا اور اہل خیر کو حصہ ملانے کی ترغیب دینا بھی بہت بڑا تعاون اور باعث اجر وثواب ہے۔جزا کم اللہ خیرا